ان الله لا يغير ما بقوم حتى يغيروا ما بانفسهم

رجسٹرڈ ایل نمبر ۷۷

قیمت جو ہر حال میں ادا کی جائے گی؟

اور غیر مستطیع احباب سے

تاریخہاے اشاعت
۷ - ۱۴ - ۲۱ - ۲۸

الحکم

ایڈیٹر شیخ یعقوب علی تراب احمدی

چہ گویم با تو گر آئی چہا در قادیان بینی
دوا بینی شفا بینی غرض دار الامان بینی

نمبر ۷ | قادیان دار الامان مورخہ ۲۸ - فروری سنہ ۱۹۱۱ء مطابق ۱۸ صفر سنہ ۱۳۲۹ ہجری المقدس | جلد ۱۴

اما بنعمت ربک فحدث

قرآن مجید کے اس ارشاد عالی کی تعمیل میں میں مندرجہ ذیل سطور کے لکھنے کی ضرورت سمجھتا ہوں۔

گذشتہ دو نمبروں میں الحکم کو غیر احمدی اور غیر مسلم لوگوں میں پھیلانے کے متعلق میں نے ایک تحریک کی تھی۔ اور اس تحریک کو جس طرح بار آور بنانے کے لئے الحکم کی اشاعت کا جوش رکھنے والے احباب کوشش کر رہے ہیں وہ اللہ تعالیٰ کا ایک خاص فضل ہے، مگر سب سے بڑھکر جس امر کے اظہار کیلئے میں اسوقت جوش پاتا ہوں وہ حضرت امیر المومنین کی توجہ ہے۔

حضرت امیر المومنین اپنی زندگی کا جو اسوہ حسنہ آنیوالی نسلوں اور خلفاء کے لئے چھوڑینگے وہ ایک اعلیٰ معیار ہوگا۔ اخلاص اور مقام صدق کا

حضرت مسیح موعود کے وصال کے بعد حضرت امیر المومنین نے سلسلہ کی ضرورتوں میں عموماً اور اشاعت اسلام و اعانت نو مسلمین میں خصوصاً جسقدر چندوں کا اضافہ کیا ہے وہ ایک عجیب بات ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے خاص فضل کا نمونہ

الحکم حضرت امیر المومنین کی توجہ کا خاص طور پر محتاج ہے۔ اور محتاج رہیگا اسلئے کہ اسکی تربیت اور ترقی استقلال و استحکام وابستہ ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جسکا جاذب حضرت امیر المومنین کی دعائیں ہیں۔

ان دعاؤں کے حصول کے لئے ضرورت ہے الحکم میں کسی نمایاں تبدیلی کی جو امیر المومنین کے قلب کو جنبش دے اگرچہ الحکم کی مشکلات بھی اسے بلاتی ہیں اور میں جانتا ہوں کہ بلاتی ہیں مگر

وہ دعا جو گفتہ او گفتہ اللہ بود

کا رنگ اختیار کرلے کسی زبردست تحریک اور اضطراب سے وابستہ ہے۔ میں اس سے مایوس نہیں اور ہرگز نہیں اسلئے کہ حضرت کی توجہ مجھے خصوصاً یہ یقین دلارہی ہے۔ موجودہ ابتلاؤں اور اشکال سے نجات کی ایک راہ مجھے بتائی ہے میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے تو نیز چاہتا ہوں کہ اسپر عمل کرسکوں یہ بھی حضرت کی توجہ کا نتیجہ ہے ان ساری باتوں کے علاوہ جس بات کو میں یہاں ظاہر کرنا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ الحکم کی مفت اشاعت کے سلسلے میں حضرت امیر المومنین نے (اللہ تعالیٰ انہیں اپنی نیک ارادوں میں فائز المرام فرماوے آمین)

۱۲ اخباروں کی قیمت

یعنی تیس روپیہ نقد ایڈیٹر الحکم کو عطا فرمائے ہیں میرے لئے یہ رقم بیش قیمت اور ختم نہ ہونیوالی نعمت ہے اور میں الحکم کے استحکام میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے

نہایت مضبوط ہاتھ

یقین کرتا ہوں۔ الحکم کی خوش قسمتی میں کیا شک ہوسکتا ہے کہ خود حضرت امیر المومنین اس طرح اسکی اعانت کے لئے ہاتھ بڑھائیں۔ اس تحریک سے مجھے حوصلہ ہوتا ہے کہ بہت جلد الحکم کے غربی

ایکہزار پرچوں کا چندہ

جمع کر دینگے۔ اور اس طرح پر اشاعت کے اس سلسلہ کو وسیع کرکے عند اللہ ماجور ہونگے ٭ پچھلا حساب حسب ذیل ہے۔

(۱) کارخانہ الحکم کی طرف سے ۲۰ پرچہ
(۲) حضرت امیر المومنین سلمہ ربہ کی طرف سے عطیہ سنہ ۳۰ ۱۲ پرچہ
(۳) ۲۱ - فروری سنہ ۱۹۱۱ء کے شائع شدہ ۶ پرچہ
(۴) دہلی سے ایک معزز غیر احمدی عہدہ دار (۱)
(۵) ڈاکٹر غلام غوث صاحب ٹہرنیری اسسٹنٹ (۱)
(۶) ڈاکٹر محمد ابراہیم خان صاحب (۱)
(۷) شیخ مولا بخش صاحب سیٹ ایجنٹ (۱)
(۸) خان بہادر میر شمس شاہ صاحب (۱)
(۹) چودہری غلام حسین صاحب سٹیشن ماسٹر (۱)
(۱۰) بابو حسن محمد صاحب سیٹ ایجنٹ (۱)
(۱۱) قاضی لعل محمد صاحب پہلوری (۱)
(۱۲) [illegible]

میزان کل ۴۶

حضرت امیر المومنین کے ارشادات

میں ہمیشہ خوش رہتا ہوں

۲۳۔ فروری ۱۰ء کو مجھے حضرت کی صحبت میں بیٹھنے کی سعادت حاصل تھی آپکو مطالعہ کتب کا جو شوق ہے وہ ظاہر امر ہے۔ کسی تاجر کتب کو ایک کتاب کے متعلق لکھا تھا کہ بھیجدے بعد دیکھنے کے اگر مینے اسے پسند کیا تو قیمت بھیجدونگا۔ ورنہ واپس اور ہر دو طرف کا محصول میں دونگا اسنے جوابدیا۔ کہ ایسا نہیں کر سکتے فرمایا ہم اس جواب سے خوش ہوئے کیونکہ یہ معاملہ کی بات ہے۔ وہ ہم سے ناواقف ہے ہمارے حالات سے بیخبر۔ اور اصل تو یہ ہے کہ میں تو سدا ہی خوش رہتا ہوں کیونکہ مومن لا یحزنون کے نیچے ہے کوئی مریض میری تشخیص کو تسلیم نہیں کرتا تو مجھے خوشی ہوتی ہے اسلیئے کہ میں اس کی ذمہ واری سے بچ جاتا ہوں کوئی بیرونی مریض رخصت چاہتا ہے۔ تو فوراً اسے رخصت کر دیتا ہوں اور خدا کا فضل سمجھتا ہوں کہ اسنے ذمہ داری سے نجات دی غرض ہر حال میں مجھے خوشی ہی رہتی ہے۔ اور یہ اسکا فضل ہے۔

اپنی سچائی کی بصیرۃ

مینے ایک تحریر آپکو دکھایا جو الحکم میں بغرض طبع تھا اسمیں بات تھی کہ تم نے ہمارے سکول کی مثال عیسائیوں کے مدرسے سے دی اسپر آپ کی مذہبی حمیت اور حرارت نے خاص رنگ دکھایا۔ بڑے جوش سے فرمایا کہ کیا ہم اپنے سکول کے متعلق یہ سن سکتے ہیں؟ ہم خدا کے فضل سے بے ایمان نہیں لوگوں کو دھوکہ نہیں دیتے یہی حق ہے جو ہمنے قبول کیا ہے ایک آن کے لئے بھی کفر یقین کر کے کوئی اسے اختیار نہیں کر سکتا ہمنے دنیا کی ہاں تین کفر نامے اور قتل کے فتوی اپنے حق میں سنے اور انکی پرواہ نہیں کی کیا دنیا کی ان ساری تکلیفوں کو سامنے رکھکر اور برداشت کرتے ہوئے بھی ہم اللہ تعالےٰ کو دھوکہ دینا چاہتے ہیں؟ اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے کہ ہرگز نہیں پھر ہم شاہدین علی انفسہم بالکفر کیونکر بن سکتے ہیں خدا نے ہمیں حق دکھایا جسے ہم دنیا کے سامنے پیش کرتے ہیں جو چاہے اسے قبول کرے جو چاہے رد کرے اسکا معاملہ خدا تعالیٰ سے ہے ہم کسی کی مخالفت کی پرواہ نہیں کرتے اور نہ دنیا سے ڈرتے ہیں جب یہ باتیں ہی ہمارے سامنے صحیح ہیں تو پھر ہم کسی کی پرواہ کیا کریں۔ خدا ہمارے ساتھ ہے۔

خدا کے فضل کا ذکر

حضرت امیر المومنین کے واقعات زندگی عجیب قسم کے خوارق کا مجموعہ ہیں دوسرے لوگ جو بدظنی سے ہر ایک بات دیکھتے ہیں وہ ایسے امور کو اعتقادی نظر سے دیکھتے ہیں۔ اور بے حقیقت کہتے ہیں مگر جن لوگوں نے ان واقعات کو دیکھا ہے۔ وہ خدا کی قسم کھا کر بیان کر سکتے ہیں فرمایا ایکمرتبہ ایک شخص کے چودہ روپیہ مجھے دینے تھے اسنے آکر مطالبہ کیا اور مینے گھر میں دریافت کیا تو جواب ملا موجود نہیں میرے پاس ایک قیمتی چادر تھی مینے وہ کسی کو دی کہ بازار میں فروخت کر دو اسنے آکر کہا کہ اسکی قیمت چودہ روپیہ ملتی ہے مجھے اللہ تعالیٰ نے ایک بصیرت اور مناسبت دی ہے مینے سمجھ لیا کہ ہاں ٹھیک ہے دیدو حالانکہ وہ بہت قیمتی چیز تھی اسکے بعد مینے دعا کی اور پھر اللہ تعالیٰ نے مجھے کبھی ایسی ضرورت نہیں آنے دی کہ اسکا سامان نہ ہو گیا ہو۔ میرے شاگرد جانتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کسطرح پر میری ضرورتوں کو رفع کرتا ہے بعض وقت سولہ روپیہ کی ضرورت آنیوالی ہے اور مجھے علم نہیں مگر اس سے پہلے کسی نے آکر ایک پونڈ اور ایک روپیہ دیدیا ہے۔

اسی طرح پھر وہ میرے ساتھ معاملہ فرماتا ہے یہ اسکی نکتہ نوازی ہے مجھے میرے روحانی امراض کے علاج کے لیئے ایک نسخہ دیتے ہوئے لکھا کہ میرا یقین ہے۔ تجربہ ہے مشاہدہ ہے اگر انسان اپنے مذہبی فرض اور دنیوی فرض کو عمدگی سے ادا کرے گو نہ سبکدوشی حاصل کرے تو اللہ تعالیٰ ہرگز ہرگز ہرگز ایسے انسان کو ضایع نہیں کرتا"

شفقت علی خلق اللہ کا نمونہ

ایک عہدہ دار نے مجھسے بیان کیا کہ حضرت میں مخلوق کی ہمدردی کا اتنا جوش ہے کہ شفقت علی الاولاد بھی بعض وقت اسپر قربان کرتے ہیں اسنے اسی سلسلہ میں کہا کہ ایکدن آپ مریض کے لئے نسخہ لکھ رہے تھے کہ بچے نے کلاہ لاکر رکھدیا کہ اسکے دو۔ متوجہ نہ ہوئے پھر توجہ دلائی تو ایک شخص کو مخاطب کر کے کہا کہ یہ وقت ایسے کاموں کے لئے نہیں تم جانتے ہو کہ یہ وقت ان مریضوں کے لئے ہے اگر میں ذاتی کاموں میں اسے صرف کر دوں تو پھر ان کے لئے اور وقت کہاں سے نکالوں خرید و فروخت کے کام میں نہیں کر سکتا اس سے تو بھی بچے نے گوروں کی سی صورت بنائی مگر حضرت نے اس وقت ذرا بھی توجہ نہ کی اور پھر مریضوں ہی کی طرف متوجہ رہے یہ عملی نمونہ ہے وقت کی قدر و قیمت کا یہ فعلی سبق ہے ایثار نفس کا اور شفقت علی الخلق کا۔

حضرت امیر المومنین کا مکتوب حسن نظامی کے نام"

گذشتہ سال ۲۷۔ فروری ۱۹۰۹ء کو حسن نظامی" دہلوی نے حضرت امیر المومنین کی خدمت میں ایک عریضہ لکھا تھا جس میں انہوں نے حضرت محبوب الٰہی رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق کوئی تحریر چاہی تھی اور گوردکل کے جلسے کے متعلق لکھا تھا۔ کہ کوئی آدمی وہاں جاکر اسے دیکھے اسکا جواب حضرت نے اسوقت جو دیا وہ خوش قسمتی سے مجھے بھی پڑھنے کا اتفاق ہوا اور سند پورے ایک سال کے بعد میں اسے دوستوں کے لئے بطور تحفہ پیش کرتا ہوں اس سے حضرت کے ایمان باللہ اور توکل علی اللہ کا عجیب ثبوت ملتا ہے (ایڈیٹر)

مکرم معظم جناب مولانا

مکرمت نامہ پہونچا۔ اسپر عرض ہے کہ کتاب اللہ کے بعد صحیح بخاری کو میں اور ہماری جماعت اصح الکتب یقین کرتے ہیں۔ اسمیں لکھا ہے کہ ایکبار سرور عالم فخر بنی آدم خاتم المرسلین سید الاولین والآخرین کے حضور صلی اللہ علیہ وسلم۔ حضرات صحابہ کرام سرف اندوز تھے۔ اور ایک جنازہ گزرا اور اس مطہر و مزکی جماعت نے اسکی تعریف کی عربی عبارت میں ہے اثنوا علیہ خیراً فقال وجبت۔ پھر ایک اور جنازہ گزرا تو اسکی مذمت ہوئی۔ پھر ارشاد ہوا وجبت۔ وجبت کے معنے ہیں کہ اسکے لئے واجب ہو چکی۔ حضرات صحابہ کرام نے عرض کیا ما وجبت یا رسول اللہ۔ کیا واجب ہوا فرمایا الذی اثنیتم علیہ خیراً فوجبت لہ الجنۃ واما الذی اثنیتم علیہ شرا فوجبت لہ النار۔ انتم شہداء فی الارض جسکی تمنے تعریف کی اسکے لئے جنت واجب ہوئی۔ اور جسکی تمنے مذمت کی اسکے لئے دوزخ واجب ہوئی۔

سکتے ہو جاتے ہین اور بڑی سہولت سے حکام پر اصل حقیقت کھل جاتی ہے۔ اور اگرچہ یہ نہین کہہ سکتے کہ یاوہ گو لوگونکی زبانیں روکنے کے لئے یہ ایک کامل علاج ہے۔ مگر اس میں بھی کچھ شک نہین کہ بہت کچھ یاوہ گوئیون اور ناحق کے الزامون کا اس سے علاج ہو جائیگا۔

دوسری ضرورت اس قانون کے پاس ہونیکی لیئے یہ ہے کہ اس بیقیدی سے ملک کی اخلاقی حالت روز بروز بگڑتی جاتی ہے۔ ایک شخص سچی بات کو سنکر پھر اس فکر مین پڑ جاتا ہے کہ کسی طرح جھوٹ اور افترا سے مدد لیکر اس سچ کو پوشیدہ کر دیوے اور فریق ثانی کو خواہ نخواہ ذلت پہونچا دے سو ملک کو تہذیب اور راست روی مین ترقی دینے کے لئے اور بہتان طرازی کی عادت سے روکنے کے لئے یہ ایک ایسی عمدہ تدبیر ہے۔ جس سے بہت جلد دلوں مین سچی پرہیزگاری پیدا ہو جائیگی۔

تیسری ضرورت اس قانون کے پاس کرنیکی یہ ہے کہ اس بیقیدی سے ہماری محسن گورنمنٹ کی قانون پر عقل اور کانشنس کا اعتراض ہے چونکہ یہ دانا گورنمنٹ ہر یک نیک کام مین اول درجہ پر ہے تو کیون اسقدر الزام اپنے ذمہ رکھے کہ کسی کو یہ بات کہنے کا موقع ملے کہ مذہبی مباحثات مین اسکے قانون مین احسن انتظام نہین ظاہر ہے کہ ایسی بیقیدی سے صلحکاری اور باہمی محبت دن بدن کم ہوتی جاتی ہے۔ اور ایک فریق دوسرے فریق کی نسبت ایسا اشتعال رکھتا ہے۔ کہ اگر ممکن ہو تو اسکو نابود کر دیوے اور اس تمام نااتفاقی کی جڑ مذہبی مباحثات کی بے اعتدالی ہے گورنمنٹ اپنی رعایا کے لیئے بطور معلم کے ہے پھر اگر رعایا ایکدوسرے سے درندہ کا حکم رکھتی ہو تو گورنمنٹ کا فرض ہے۔ کہ قانونی حکمت عملی سے اس درندگی کو دور کر دے۔

چوتھی یہ کہ اہل اسلام گورنمنٹ کی وہ وفادار رعایا ہے جنکی دلی خیرخواہی روز بروز ترقی پر ہے۔ اور اپنے جان و مال سے گورنمنٹ کی اطاعت کے لیئے حاضر ہین اور اس کی مہربانیون پر بھروسہ رکھتے ہین۔ اور کوئی بات خلاف مرضی گورنمنٹ کرنا نہایت بیجا خیال کرتے ہین اور دل سے گورنمنٹ کے مطیع ہین پس اس صورت مین انکا حق ہے کہ انکی دردناک فریاد کی طرف گورنمنٹ عالیہ توجہ کرے پھر یہ درخواست بھی کوئی ایسی درخواست نہین جسکا صرف مسلمانوں کو فائدہ پہنچتا ہے۔ اور دوسرونکو نہین بلکہ ہر یک قوم اس فائدہ مین شریک ہے اور یہ کام ایسا ہے جس سے ملک مین صلحکاری اور امن پیدا ہوتا ہے۔ اور مقدمات کم ہوتے ہین اور بدنیت لوگونکا منہ بند ہوتا ہے۔ اور جیسا کہ بیان کیا گیا ہے اسکا اثر مسلمانون پر خاص نہین ہر یک قوم پر اسکا برابر اثر ہے آخر ہم دعا کرتے ہین کہ خدا تعالیٰ ہماری اس گورنمنٹ کو ہمیشہ کے اقبال کیساتھ ہمارے سرون پر خوش و خرم رکھے اور ہمین سچی شکرگذاری کی توفیق ملے اور ہماری محسن گورنمنٹ کو اس مخلصانہ اور عاجزانہ درخواست کی طرف توجہ دلاوے کہ ہر یک توفیق اسی کے ارادہ اور حکم سے ہے (آمین)

المـــــلتمسین

اہل اسلام رعایا گورنمنٹ جنکے نام علیحدہ نقشوں مین درج ہین - مورخہ ۲۲ ستمبر ۱۸۹۵ء

مسلم پریس ایسوسی ایشن

مسلم پریس ایسوسی ایشن کے لیئے خاکسار ایڈیٹر الحکم نے جو تحریک کی تھی اور اس کے لیئے ایک سرکلر لیٹر اسلامی اخبارات کے ایڈیٹرون اور نامور مسلمانون کے پاس بھیجی گئی تھی اسکا جواب مسلمانون کے معزز اور سربرآوردہ اشخاص اور معزز ایڈیٹرون کی طرف سے نہایت تسلی بخش اور حوصلہ افزا دیا گیا ہے بعض معزز اخبارات مثل پیسہ اخبار وغیرہ نے اپنے لیڈنگ نوٹ مین اسی تحریک کا پرزور الفاظ مین ذکر کیا ہے اور نہایت مفید مشورے اسکے متعلق پیش کئے ہین صرف لفظی رنگ مین اس تحریک کا پیش کر دینا نہایت آسان ہے البتہ اسے عملی رنگ مین لانا کاہے وارد - مین اور میرے معزز بھائی جو قادیان مین اس تجویز کے محرک اور مویدہین خدا کے فضل سے جلدی ہی اسکو کسی عملی صورت مین پیش کرنیکا ارادہ رکھتے ہین وباللہ التوفیق

جیسا کہ معزز ہمعصرون اور نامور مسلمانون نے اپنے خطوط مین ظاہر کیا ہے۔ مسلم پریس ایسوسی ایشن اگر قایم ہو گئی تو یہ ایک **زبردست اسلامی قوت** ہوگی البتہ اس معاملہ مین قدم اٹھانے کے لیئے جہان استقلال محنت اور برداشت کی ضرورت ہے۔ وہان عالی اخلاص اور قومی ہمدردی کی سب سے بڑھکر حاجت ہے۔ مین اس کام کو کسی کریڈٹ یا نام کے لیئے ہرگز کرنے کا متمنی نہین ہون۔ مینے ایک قومی ضرورت کو محسوس کرکے معزز اور اہل الرائے لوگون کے سامنے رکھا ہے۔ اور وہ اسے پسند کرتے اور ہر قسم کی مدد دینے کو آمادہ ہین اور یہ ہونا ہی چاہئے کیونکہ انکا فرض ہے۔ اسلیئے مین یہ ادب سے درخواست کرتا ہون کہ ارباب حل و عقد اس سوال پر غور کرین۔

کسی انجمن یا مجلس کے کام مین جو نقص پیدا ہوتا ہے وہ پہلے ہی قدم سے شروع ہوتا ہے۔ نمایش اور عہدون کے دلدادہ لوگ آگے ہوتے ہین یا کام کرنے والے سوسائٹی کی عزت اور زینت کے لیئے ان لوگون کو آگے کرتے ہین جو نمایش کے لیئے انکے نام کافی ضمانت ہوتے ہین مگر جب کام کا سوال ہوتا ہے تو وہ پیچھے رہجاتے ہین پس اگر اس سوسائٹی کو کوئی مفید چیز بنانا ہے تو بہتر ہے۔ نمایش کا خیال چھوڑ دیا جاوے ورنہ اسکا وجود خدانخواستہ مفید ثابت نہوگا۔ مین امید کرتا ہون کہ میرے ان خیالات کو اخلاص اور محبت سے دیکھا جائیگا اور مسلم پریس اس قومی ضرورت کے پورا کرنے کے لیئے اخلاص سے متوجہ ہوگا۔ وباللہ التوفیق ط

الطــلاعٔ

بقایا داران اپنی قیمت ادا کرین ؛

مینجر

مختصر نوٹ اور خبرین

مہاراجہ صاحب پٹیالہ اور اصلاحی امور

پٹیالہ کا مقدمہ بالآخر فیصل ہو گیا ہز ہائنیس نے اس مقدمہ مین جو حکم دیا ہے۔ ہم اطلاع کے لئے ذیل مین درج کرنا ضروری سمجھتا ہون اس فیصلہ مین کچھہ شک نہین ہز ہائنیس نے کمال مہربانی اور فیاضی سے کام لیا ہے لیکن جبکہ انہین بری کر دیا گیا تہا۔ تو انہین ملازمت سے موقوف اور ریاست سے خارج کرنیکی سزا بہی اگر نہ دی جاتی تو یہ فیصلہ اور بہی اطمینان سے دیکھا جاتا بہر حال مہاراجہ صاحب نے جس دور اندیشی غور و متانت کا ثبوت اس مقدمہ مین دیا ہے وہ بہترین امیدونکا ... ہے - اور جبکہ ان اصلاحات کی طرف توجہ کی ... ہے جو آپ ریاست مین کر رہے ہین تو شاید اس کہنے مین مبالغہ نہین سمجہنا چاہیئے کہ ریاست پٹیالہ میں یہ پہلا حکمران ہوگا جو اپنی روشن خیالی مین اپنی نظیر آپ ہو مہاراجہ صاحب نے ریاست مین **زراعتی بنک** اور کوآپریٹو سوسائٹیان قائم کرنیکا اعلان کیا ہے جس سے زمیندارون کی مالی حالت کی اصلاح ہو گی آپ پٹیالہ لائبریری کو وسیع پیمانہ پر جاری کرنا چاہتے ہین جس مین سائنس کی کتابونکا کافی ذخیرہ ہوگا ریاست کی طرف سے ایک پریس کہولا جائیگا اور ایک گورمکہی اخبار جاری کیا جاویگا جو مغویانہ خیالات کی اشاعت کا انسداد کریگا قانونی تعلیم کے لئے ایک مدرسہ جاری ہوگا ممالک غیر مین جانیوالے دو طالبعلمونکو ریاست کا وظیفہ دیا جاویگا یہہ تمام آثار ریاست کی بہتری اور بہلائی کے ہین اللہ تعالی مہاراجہ صاحب کے نیک خیالات مین انکی مدد کرے (آمین)

مقدمہ پٹیالہ کا فیصلہ

پٹیالہ کے مقدمہ بغاوت کا فیصلہ حسب ذیل ہے۔ مینے اس مقدمہ مین ملزموں کی درخواست اور نیز پولیس کی شہادت پر خوب غور کیا ہے۔ استغاثہ کی مراد کبھی یہ نہ تہی۔ کہ ہندوستان کی آریہ سماجوں کے تمام ممبر باغی ہین جو الزام ان اشخاص پر لگایا گیا ہے۔ وہ نہایت سنگین ہے اور گو یہ ضروری ہے کہ ایسے جرائم کا پورا پورا نوٹس لیا جائے مگر میرے خیال مین جو حکم مین صادر کرنیوالا ہون وہ جہاں مقدمہ کا عمدگی سے فیصلہ کریگا۔ وہاں دوسروں کے لئے بہی عبرتناک ہوگا ملزمون نے اس درخواست مین ظاہر کیا ہے۔ کہ انکا وطیرہ ریاست اور سرکار انگلشیہ کے ساتھہ کامل وفاداری کا رہا ہے۔ اور یہ بہی کہا ہے کہ اگر ان سے نادانستہ کوئی بیوقوفی کا فعل سرزد ہوا ہے تو اس کے لیئے ہم معافی کے خواستگار ہین وہ یہ بہی اقرار کرتے ہین کہ آیندہ محتاط رہینگے اور کوئی ایسا فعل نہ کرینگے جس سے ریاست پٹیالہ یا سرکار انگلشیہ کے خلاف بدگمانی پھیلنے کا احتمال ہو میں اس اقرار پر معافی کی درخواست منظور کرنیکو رضامند ہون اور حکم دیتا ہون کہ اب مقدمہ چلایا جائے مگر مین یہ ہرگز نہین چاہتا کہ کوئی شخص جس پر پٹیالہ راج یا سرکار انگلشیہ کے خلاف بدخواہی کرنیکا شبہہ تک بہی ہو میری ملازمت مین یا میری ریاست مین رہے بدینوجہ مین حکم دیتا ہون کہ تمام ملزم جو میرے ملازم ہین فوراً برخواست کئے جائین اور میری ریاست سے ایک ہفتہ کے اندر اندر نکلجائیں۔ اور بغیر میری خاص اجازت کے کبہی ریاست میں داخل نہون یہہ حکم مع اصل معافی نامہ کے عدالت خاص کو برائے تعمیل بہیجا جائے۔ اور اسکی نقل صاحب انسپکٹر جنرل پولیس کی خدمت مین بغرض اطلاع ارسال کیجائے۔

ندوۃ العلماء کا سالانہ اجلاس

نمبر (۳)

مولانا شبلی آیندہ ندوہ کے اجلاس کے متعلق جو آرٹیکل لکھہ رہے ہین افسوس سے دیکھا جاتا ہے کہ انپر کسی قسم کی رائے کا اظہار مسلمانوں کی طرف سے نہین ہوا جو کسی حالت مین خوش آیند امر نہین ہو سکتا۔ کیونکہ اس سے پایا جاتا ہے کہ پوری دلچسپی اسمین نہین لیجاتی اور یا شبلی صاحب کی رائے بذات خود ایسی صائب اور درست ہے کہ اس مین کسی قسم کی اصلاح کی گنجایش نہین

اخبارات مین ندوہ کے اس اجلاس کے متعلق قریباً خاموشی ہے۔ دہلی کے اولو العزم اور صاحب مال مسلمان کچھہ شک نہین کہ جلسہ کو کامیاب بنا کر دکھانے میں اپنی طرف سے کوئی دقیقہ باقی نہ رکھینگے۔ مگر میری رائے مین کامیابی کا معیار صرف لوگونکا جمع ہو جانا یا اچہی دعوتونکا دیا جانا ہی نہین ہو سکتا جلسہ کی تاریخون مین مختلف قومی جلسون کا جو تصادم ہو گیا ہے۔ اس سے اندیشہ ہے کہ پوری شان سے نہ ہو سکے۔

بہر حال مین مولانا شبلی کے پیش کردہ امور پر تنقید کرنا ضروری سمجہتا ہون۔ اور سب سے اول انکی آخری تحریر پر ریمارک کرتا ہوں جو بعنوان **مجلس شوری** انہون نے شایع کی ہے اس مین شبلی صاحب نے ظاہر کیا ہے۔ کہ اس اجلاس میں جسقدر ممبر اور وزیٹر شامل ہون انمین سے ہر صوبہ کے اہل الرائے لوگ انتخاب کر لئے جائیں اور ان لوگونکو خود انکے صوبہ کے لوگ منتخب کرین اور پھر اس مجمع مین سوالات عشرہ پیش کرتا ہون اور وہ سوالات یہ ہین۔

۱- آیا مسلمانوں کی کچھہ مذہبی ضرورتیں ہیں یا نہین ؟

۲- کیا یہ ضرورتیں انجام پا رہی ہین؟

۳- روز بروز لوگ مذہبی عقاید- مذہبی مسایل- مذہبی تاریخ سے بیخبر ہوتے جاتے ہین- یا نہین-

۴- اگر ہوتے جاتے ہین تو اسکا کیا علاج ہے۔

۵- کیا انگریزی خوان طلبہ مذہبی تعلیم پاتے ہین جسقدر پاتے ہین کیا وہ کافی ہے۔ اگر کافی نہین- تو اسکا کیا چارہ کار ہو سکتا ہے۔

۶- آریہ لوگ دہات اور قصبات کے نو مسلمونکو جو مرتد بناتے جاتے ہین کیا اسکے روکنے کے لئے صرف مناظرہ اور مباحثہ کافی ہے- اگر نہین کافی ہے تو اسکی کیا تدبیر ہے ؟

۷- آیا مسلمانوں کو کسی ایسے فرقہ کی ضرورت ہے- یا نہین جو علوم مذہبی سے واقف اور مذہبی عقاید اور مذہبی مسائل کا صحیح مفسر اور شارح ہو- اگر ہے تو اس گروہ کی بقا کی کیا تدبیر ہے ؟

۸- موجودہ علما جدید مذہبی ضرورتوں کے انجام دینے کے قابل ہیں یا نہین- اگر نہیں ہین تو کیونکر اس قابل ہو سکتے ہین؟

۹- مسلمانونکو ایک عام مذہبی مرکز کی ضرورت ہے- یا نہین؟

۱۰- یورپ قوم میں ایک ملائے اعظم ہوتا ہے- تمام قوم اسکو پیشوا مانتی ہے اور ہر شخص اپنی آمدنی کا ایک خاص حصہ اسکو دیتا ہے وہ نہایت ایمانداری سے اس آمدنی کو مذہب کی تعلیم و تلقین پر صرف کرتا ہے اور ہر شہر میں اسکی شاخیں ہوتی ہین کیا اس طریقہ کے موافق عام مسلمان بہی کوئی طریقہ اختیار کر سکتے ہین؟

یہ ایک قسم کی کانفرنس ہو گی ایسے جلسون کی غرض اگر صرف شوریٰ ہو تو پھر اسقدر دھوم دھام اور طیاریون کی کیا حاجت ہے۔ اور کیا ضرورت ہے۔ کہ مسلمانون کا وقت اور روپیہ اس نمائش کیلیئے خرچ کیا جاوے جو جلسون کے لیئے مکانون کی آراستگی اور دوسرے لوازمات مین خرچ کیا جاتا ہے۔ اس سے تو بہتر ہے کہ اہل الرائے لوگ مختلف مقامات سے جمع ہو کر امور پیش آمدہ پر غور کر لیا کرین جس سے خرچ بھی تھوڑا ہو اور وہ اصل بات بھی پوری ہو جاوے مگر ان جلسون کی جو غرض مینے سمجھی ہے وہ یہ ہے کہ مسلمانون مین قومی ضرورتونکا احساس ہو اور ان مین ایک مخلصانہ جوش پیدا کیا جاوے مین کسی **مجلس شوریٰ** کا مخالف نہین بلکہ ایسے مسلمانون کے لیئے نہایت ہی ضروری چیز سمجھتا ہون مگر جو رنگ ندوہ کے جلسہ میں اس مجلس شوریٰ کا پیش کیجانا تجویز ہوتا ہے میرا اس کو **نمائش** سے زیادہ وقعت نہین دیتا۔ شبلی صاحب (۱) ہر گز کہتے ہین کہ ندوہ نے شروع سے شور و غل اور دھوم دھام کے طریق کو اختیار نہین کیا۔ اگرچہ یہ بھی صحیح نہین مگر مین تسلیم کر کے کہتا ہون کہ اب ایک تماشا کیون بنایا جاتا ہے۔ ایک انتخابی مجلس کی کیا ضرورت ہے؟ اس سے بعض شکر رنجیون کا پیدا ہونا ممکن ہے۔ اخلاص سے کام کرنیوالے بہت تھوڑے لوگ ہوتے ہیں لوگ عہدون اور ممبریون پر مرتے ہین۔ پس جب ایک صوبہ کے لوگ انتخاب کرنے لگیں گے تو جو رہ جائیگا اور اپنے آپکو قابل سمجھیگا وہ برا منائیگا اور تلخی بڑھے گی۔ اسلیئے میری دانست مین **مجلس شوریٰ** دہی جلسہ کا مقام اور حاضرین کی مجلس ہو۔ آخر جو لوگ بہ حیثیت ممبر اور وزیٹر شامل ہونگے اور فیس بھی (بشرطیکہ قایم رکھی) ادا کر کے جائینگے انمین زیادہ تر وہی لوگ ہونگے۔ جو اسلامی کامون سے دلچسپی رکھتے ہون پس ان امور کو وہین پیش کر دیا جاوے اور ہر شخص کو اختیار ہو کہ اگر وہ اپنی کوئی رائے ظاہر کرنا چاہے تو کرے اس سے وقت بھی بچ جائیگا اور جو معاملات طے ہونگے وہ بالاتفاق طے شدہ تسلیم کئے جائیں گے اگرچہ مین جانتا ہون کہ **انتخابی طریق** پر اور بھی سہولت ہو سکتی ہے۔ موجودہ صورت مین بعض مفاسد کا احتمال ہے۔

اگر کسی ایسی کانفرنس کی ضرورت کو پہلے سے محسوس کر لیا جاتا۔ اور ہر صوبہ کی کام کرنیوالی انجمنین اپنے سفیر یا وکیل اس کام کے لئے پہلے منتخب کر کے بھیجدیتی تو آسانی ہو سکتی تھی۔ مگر ایسا نہین ہوا۔

اسلیئے پروگرام ہی مین ایک دن ایسا رکھا جاوے جسمین امور قابل فیصلہ پر بحث ہو اور لمبی تقریرون کے سلسلہ کو اس دن ملتوی کیا جاوے۔ ایسا کرنیسے عام رائے کا اندازہ ہو سکیگا۔

اسکے بعد ان **سوالات عشرہ** پر غور کیا جاوے تو ہر ایک ان میں سے بجائے خود ایک مبسوط بحث کو چاہتا ہے۔ اور اس تھوڑے سے وقت مین ایسے اہم سوالات کو طے کر لینا مین نہین سمجھتا کیونکر ممکن ہو سکتا ہے؟ اور مین حیران ہون۔ ان سب پر یکجائی تنقید کیونکر کرون؟ پس مین اس اصل کے موافق **ما لا یدرک کلہ لا یترک کلہ** صرف ضمن (۹) و (۱۰) ہی کے متعلق سر دست اپنے خیالات کا اظہار کرتا ہون۔

مسلمانون کو ایک عام **مذہبی مرکز** کی ضرورت ہے اور سخت ضرورت ہے۔ مگر سوال یہ ہے۔ کہ یہ مذہبی مرکز قایم کیونکر ہو سکتا ہے اگر اس سوال کو ہم حل کر لین اور کوئی مذہبی مرکز بالاتفاق تسلیم کیا جاوے تو وہ دن چودھوین صدی کے مسلمانونکی تاریخ مین عہد جدید کا روز عید ہوگا مگر یہ آسان بات نہین۔

ہر ایک انجمن اور ہر ایسا شخص جو قوم یا ملک مین اپنا کوئی رسوخ کسی حیثیت سے رکھتا ہے۔ وہ چاہتا ہے کہ وہ انجمن مرکزی انجمن اور وہ شخص مسلمہ لیڈر قرار دیا جاوے۔

مسلمانون کے مختلف فرقون مین اتحاد پیدا ہو جاوے بحالت موجودہ یہ ناممکن ہے۔ اور مین جرأت سے کہنے کو طیار ہون کہ ندوہ باوجود اس امر کو اپنے مقاصد میں رکھنے کے کامیاب نہین ہو سکا اور نہین ہو سکتا۔ کہ وہ خود مسلمانون مین اغراض مشترکہ کیلیئے اتحاد کا زبردست حامی اور محرک ہون۔ میری تحریرین اور تقریرین جو وقتاً فوقتاً شایع ہوئیں یا دیکین اس امر کی دلیل ہین لیکن مرکزی رنگ مین مسلمان ایک نقطہ پر آکر جمع ہو جائیں۔ بدون اسکے کہ اللہ تعالیٰ خود کوئی ایسا مرکز قایم کرے ناممکن ہے۔ اگر ہزار سال گزشتہ کی مساعی اس مین کبھی کامیاب نہین ہوئیں تو آیندہ کیا امید ہو سکتی ہے۔

اسوقت مولانا شبلی کا فرض تھا۔ کہ وہ ندوہ کی طرف سے اس سکیم کو پیش کر سکتے کہ جس پر وہ کوئی مرکزی حد پیدا کر سکتے ہین۔

مین مسلمانون کے لیئے **مذہبی مرکز** کی اشد ضرورت سمجھتا ہون اور ہر شخص جو اس مضمون سے دلچسپی رکھتا ہے۔ وہ اسی **نقطہ** پر آکر ٹھیریگا۔ مگر اسکا طے کر دینا آسان امر نہین ہے۔

پھر ضمن (۱۰) مین مولانا شبلی ایک **ملائے اعظم** کی تحریک کرتے ہین۔ دراصل یہی وہ کام کی بات ہے **ملائے اعظم** کہو یا **امیر و امام کہو**۔

ایک ہی بات ہے اور مسلمانون کے ذہن نشین کرانے کی زیادہ ضرورت اسی مسئلہ کی ہے جب تک مسلمان ایک **امام یا امیر المومنین** کے ساتھ تعلق پیدا نہین کرتے۔ نہ ان مین مذہبی مرکز قائم ہو سکتا ہے اور نہ وہ وحدت ارادی جسکی خواہش کیجاتی ہے۔

اسلام ہی دنیا مین ایک مذہب ہے جس نے اس مسئلہ کو نہایت وضاحت سے ہماری ذہن نشین کیا تھا۔ ہر معاملہ مین نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے عملی رنگ مین اسکی تعلیم دی ہے یہانتک کہ سفر جو ایک معمولی چیز ہے۔ اس مین بھی کبھی آپنے پسند نہین کیا جب تک ایک شخص امیر نہو۔ اور باقیونکا فرض ہے کہ امیر کی متابعت کرین۔ اب غور کا مقام ہے کہ اسلام کی ایسی روشن اور پاکیزہ تعلیم کو جب ہمنے چھوڑا۔ یا تو کن **مشکلات** مین پڑے۔ مختلف مذاق اور مختلف طبیعتوں کے انسان بجز اس طریق کے مرکز وحدت پر جمع ہو ہی نہین سکتے تھے۔ اور اس سے بڑھکر **اقرب بالامن** کوئی راہ ہی نہیں ہو سکتی۔ **لوہرون** کی جو مثال شبلی صاحب نے دی ہے (اگرچہ مجھے افسوس ہوا کہ وہ **تاریخ اسلام** اور شریعت اسلام میں سے اس مسئلہ **امارت** کے متعلق بہت کچھ لکھہ سکتے تھے۔ جو انہونے نہین لکھا) اس پر بھی غور کر کے دیکھہ لو کہ اس **ملائے اعظم** کے مسئلہ نے اس قوم کو انتشار اور مذہبی جھگڑون فسادون سے کیسے روک رکھا ہے۔ اسلیئے کہ **ملائے اعظم** کی بات اور فیصلہ انکے نزدیک ناطق ہے۔ مسلمان جب تک اس مسئلہ کی اہمیت کے قایل نہ ہونگے اسوقت تک وہ ان فسادات اور نزاعون سے مخلصی حاصل نہین کر سکتے۔ جو آئے دن انمین ہوتی ہین۔ مینے بارہا لکھا ہے کہ اسلام اور دوسرے مذاہب میں یہی ایک

روشن امتیاز

ہے کہ اسلام نے ہمیشہ ایک **امیر المومنین** کی ہدایتوں کو جو قرآن کریم کے اوامر و نواہی کے نیچے اور حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے عمل اور اسوہ کے ماتحت ہون ماننے کی تعلیم دی ہے (باقی چوتھے نمبر مین)

دین الحق پر رائے

مین نے مکرمی میر قاسم علی صاحب کی کتاب دین الحق پر گذشتہ کسی اشاعت مین مختصر ریویو دیا تہا اسی کتاب کے متعلق سلسلہ عالیہ کے سخت مخالف منشی محمد دین صاحب خوشنویس دہلی سابق ایڈیٹر دار العلوم کی رائے درج ذیل ہے منشی محمد دین صاحب نے اپنے اخبار مین سلسلہ کی سخت مخالفت کی جسکا جواب الحکم مین دیاجاتا رہا ہے اور ہم نے کئی عنوان دیا گیا۔ اب منشی صاحب نے جو رائے اس کتاب کو پڑھکر اور لکھکر دی ہے وہ کتاب مذکور کی کامیابی کی دلیل ہے۔ مین پھر کہتا ہون کہ یہ رسالہ کثرت سے شایع ہو خصوصاً اجلاس ندوہ پر (ایڈیٹر)

نقل رائے محمد الدین کاتب

یہہ رسالہ جسکا نام "دین الحق یا ہمارا مذہب" ہے حضرت مرزا صاحب مرحوم قادیانی کی تمام تصانیف و متفرق تحریروں اور تقریروں کا اقتباس اور بہ ترتیب مقامات کا لب لباب ہے میری دوست [illegible] قاسم علی [illegible] تمام مخلص مسلمانون یا یون کہئے کہ تمام انام کی دینی بہبودی کے لئے اور اس سوء ظنی اور غلط فہمی کو رفع کرنیکے لئے جو عامہ مسلمین کو مرزا صاحب کے معتقدات کی نسبت ہے بڑی محنت اور جانکاہی اور دلسوزی سے تالیف کیا ہے کسی تصنیف یا تالیف پر بغیر دیکہے اور سمجھے رائے قایم کرنا سخت بے ایمانی ہے مینے اس رسالہ کو حرف بحرف کاپی کیا ہے اور سمجھا بھی ہے اسلئے مین بڑی دلیری سے اسکی نسبت اپنی ناقص رائے کا اظہار کرتا ہون اور یہ بھی ظاہر کئے دیتا ہون کہ اس رسالہ کے لکھنے سے پیشتر مجھکو بھی مرزا صاحب کے معتقدات سے بڑی بدگمانی تھی لیکن اس رسالہ کے لکھنے سے ثابت ہوا کہ وہ سمجھہ کا قصور تہا۔ مرزا صاحب کی دینی خدمات کا مجھکو دل سے اعتراف ہے۔ اور انکے فنا فی التوحید اور فنا فی الرسالت ہونیمین مجھ کوئی شک نہین رہا بناءً علیہ بڑے زور سے تاکید آتا ہے کہ یہ رسالہ عین اسلام ہے اور مسلمانوں کے لئے سوا مسئلہ البتہ مسیح موعود ہونیکا سوال بہت باریک ہے۔ جو عوام کی سمجھ اور ادراک سے بالاتر ہے۔ ہمارے صوفیائے کرام میں ایک مسئلہ وحدت وجود کا نہایت نازک ہے اور وہ اسکے سخت معتقد ہین توحید فی الکثرۃ اور کثرت فی التوحید کو وہ مانتے ہین پس اس مسئلہ کو بھی اسی طرح تعلق چھوڑ دیں جس طرح وحدۃ الوجود کا مسئلہ۔ اور جب ایسے مسائل کا فہم اور ادراک حاصل ہو جائے۔ تو سمجھ کہ وہ مدارج حقیقت کو طے کر گیا اور معراج معرفت پر پہونچ گیا۔ یہی مطلب ہے اور بس۔ عدم گنجایش کیوجہ سے نہایت اختصار سے کام لیا گیا۔ پھر کبھی مفصل بحث کیجائیگی۔ انتہیٰ بلفظہٖ۔ دیباچہ ابو یوسف محمد الدین خوشنویس عفی عنہ از مقام دہلی۔

یہ رائے دین الحق کیلئے اور اس ناچیز خادم الحق کے حق میں ایک خاص فضل و کرم مقلب القلوب رب العالمین کا ہے جسنے میری ناچیز خدمت کو قبول فرما کر ایک ایسے شخص سے کتاب لکھوا کر اظہار رائے کرا دیا۔ جو سخت مخالف اور سندی دشمن سلسلہ عالیہ اور حضرت مغفور علیہ السلام کا ہے۔ والسلام۔ عاجز قاسم علی مؤلف دین الحق

معین الندوہ کا مراسلہ

سیرت نبوی

جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی جامع اور مکمل سیرۃ بایوگرافی کے جدید اصول پر اردو مین لکھی جاوے اور اسکا ترجمہ انگریزی مین شایع کیا جائے یہ مسئلہ ندوۃ العلما کے اجلاس دہلی مین پیش ہوگا قوم سے استدعا ہے کہ وہ اس مہتم بالشان مسئلہ کو طے کر دے اور مطلوبہ سرمایہ اسی جلسہ مین مہیا کر دے تاکہ جلد اس کام کا سرانجام ہو ہمارے سید کریم کے حالات زندگی پر مخالفین اسلام نے صدہا مبسوط کتابین شایع کی ہیں اور اس نور کو اپنے عناد کا پردہ ڈال کر انہون نے چھپا دینا چاہا ہے مین ہر مسلمان سے سوال کرتا ہون کہ آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اسپر کچھ حق ہے اور کیا اس کی حمیت اجازت دیتی ہے۔ کہ حضور پر جو ظالمانہ حملے جاری ہین اسکو خاموشی سے برداشت کرتا رہے ان بیرحمانہ حملوں کا خاتمہ صرف اس صورت مین ہو سکتا ہے۔ کہ اس محسن اعظم کے حالات واقعات اور اس کے انسانی کامون کی اصلی تصویر نہ صرف ہندوستان بلکہ تمام غیر مسلم دنیا کو دکھا دیجائے یہ وہ کام ہے جو ہمارے مخالفین کی آنکھین کھول دیگا۔ اور یورپ ایشیا پر اسلام کا سکہ بٹھا دیگا میلاد شریف کی ایک لاکھ مجلسوں سے زیادہ اس سے اسلام کو قوت حاصل ہوگی حیف ہے کہ ہمیں پھر آپ اپنے پیشوا کے جدید اصول پر مبسوط سوانح عمری شایع کرین اور کروڑون مسلمانون کو اپنے شفیع کی عظمت و تقدیس کے لئے اس کام کو انجام دینے کی توفیق نہ ہو واسے برباد بہ سلطانی [illegible] مین اسی کریم کا واسطہ دیکر مسلمانوں سے درخواست کرتا ہون کہ اب وہ اس کام کی طرف سے غفلت ترک کر دین اور رحیم کریم محمد (فداہ روحی) کی شان بے خبر دنیا کو دکہا دین۔ موجودہ حالت مین اس سے غفلت یقیناً بے حمیتی ہے اور ہمارے وقار قومی کو برباد کرتی ہے کہ ہم پر بے حس قوم اور احسان ناشناس قوم ہونے کا الزام عاید ہوا جاتا ہے!

یہ کتاب اگر جدید اصول کے موافق کامیابی سے لکھیجائے اور یورپ تک یورپ کی زبانوں مین ترجمہ کر کے پہنچا دیجاوے تو یہ چودہوین صدی مین مسلمانون کا ایک ممتاز کارنامہ ہوگا۔ مبارک ہین وہ اہل ایمان جنکو اس مہتم بالشان کی توفیق ملے۔

میری رائے ہے کہ سیرت نبوی کیساتھ انگریزی ترجمۃ القرآن کا مسئلہ بھی ندوہ کے اسی اجلاس مین پیش کیا جائے اور ان دونون کامون کو عملی طور پر شروع کر دیا جاوے رسول اللہ صلعم کی لائف اور قرآن مجید کا انگریزی ترجمہ اگر انگلستان مین شایع کر دیا جائے۔ تو اسلام کی نسبت بہت سی غلط فہمیوں کا خاتمہ ہو جائیگا اور یہ قوم کی نہ صرف مذہبی بلکہ بہت بڑی سیاسی خدمت ہوگی +

خادم المسلمین سید عبد السلام نائب ناظم معین الندوہ

از دہلی

مقتدائے طریقہ احمدیہ

جناب حضرت مولنا مولوی حکیم حاجی نور الدین صاحب بارہا اس ہندوستانی دواخانہ دہلی سے ادویات طلب فرمایا کرتے ہیں نیز دیگر اطبا بھی ایسا ہی کرتے ہیں کیونکہ یونانی مرکب ادویات پورے اجزا سے بنی ہوئی صرف اسی دواخانہ سے ملتی ہیں اس دواخانہ نے طب یونانی کے قالب مردہ میں تاب و توان پیدا کردی ہے کیونکہ اس میں کل امراض کی منتخب یونانی بلکہ ویدک کی پانچسو ادویات طیار ہوتی ہیں اسکا عظیم کاروبار ہے بہت بڑا اسٹاف ہے تاہم کام کی یہ کثرت کہ نہ صرف دن میں بلکہ بڑی رات تک کام کیا جاتا ہے۔ حاذق الملک حکیم حافظ محمد اجمل خان صاحب دہلوی اور انکے مشہور خاندان کی خاص خاص مجرب دوائیں صرف اسی دواخانہ میں بنتی ہیں اور جناب حاذق الملک اس دواخانہ کے سرپرست ہیں اور اس کی آمدنی مدرسہ دائیان و شفاخانہ زنانہ دہلی کو دی جاتی ہے۔

شفا اللہ تعالےٰ کے اختیار میں ہے مگر تدبیر اور تدبیر کیساتھ اخلاص شرط ہے۔ خدا کا شکر ہے کہ کثرت سے مریض اس دواخانہ کی ادویات سے شفا حاصل کر رہے ہیں۔ کیونکہ یہ دواخانہ ایمانداری سے اپنا فرض پورا کرتا ہے اور ہر مرض کی دوا اس میں طیار ہے

نوٹ:۔ ماء اللحم خاص الخاص ارواح اور قوتوں کو ترقی دینے والی بہتی مقوی بہتر غذا بہتر دوا جناب حاذق الملک کا خاص خاندانی طیار ہے قیمت فی بوتل عہ نصف بوتل عہ
فہرست ادویات مفت

ٹھیک یہ الفاظ پتہ لکھیئے:۔ **ہندوستانی دواخانہ دہلی۔ ہیڈی سنز** تار کا پتہ ہے

پانچ روپے سے دو لاکھ روپے کس طرح ہو گئے؟

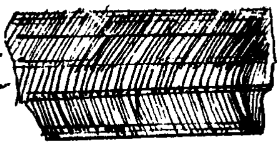
کل کی بات ہے کہ میں ایک معمولی حیثیت کا انسان گنا جاتا تھا۔ آج ان سطروں کے پڑھنے والوں کے سامنے صرف ایک مفید ایجاد سے دس ہزار نہیں پچاس ہزار بلکہ پانچ سے دو لاکھ روپے کی جائیداد کا مالک [illegible] مالک و مختار ہوں۔ میری کامیابی کا راز روح حیات کی ایجاد ہے۔ چند سال ہوئے کہ میں نے پانچ روپے کے سرمایہ سے تجارت شروع کی تھی اور آج تک دس لاکھ روپے کا فروخت ہو چکا ہے۔ جس شخص نے ایک دفعہ میری اس ایجاد کا استعمال کیا ہے وہ تمام عمر کے واسطے روح حیات کا مجسم اشتہار بن گیا ہے۔ صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر لاہور میری تین یوم کی آمدنی ۳۸۸ روپے [illegible] رہتے ہیں۔ اس سے صاف ظاہر ہے کہ جب تک کوئی دوائی بشرطیکہ مفید نہ ہو اس کی اسقدر کثرت سے بکری ناممکن ہے۔ بقول حضرت داغ دہلوی کے کہ وہ شخص بڑا بدنصیب ہے جو آج تک روح حیات کے مجرب فوائد اور شرطیہ نتائج سے محروم رہا ہے۔ [illegible] روح حیات کیا چیز ہے؟ روح حیات میں وہ طاقت بھری ہے کہ ہاتھی اور شیر کا مقابلہ اسکے پینے والے کو آسان ہے۔ کیا آپ نے نہیں سنا کہ جناب ڈاکٹر [illegible] ان صاحب بہادر انڈین میڈیکل سروس حضور شہنشاہ ایڈورڈ ہفتم خلد اللہ ملکہ [illegible] گورنمنٹ انگلشیہ کے معزز عہدہ داروں وغیرہ اصحاب نے روح حیات کو طاقت میں بے نظیر مانا ہے۔ روح حیات رگ و ریشہ میں تحریک دے کر ہڈیوں کے گودے یا فاسفورس کو چمکا کر خون صالح بکثرت پیدا کر کے اعصاب کی سستی کو بجلی کی آگ سے جلا [illegible] ہر انسان کو ایسا صحیح و تندرست بنا دیتی ہے کہ [illegible] حوادث زمانہ اگر تلوار بھی ماریں تو بھی [illegible] ہو کر بے آب ہو جاویں۔ ہندوستان انگلستان اور ممالک غیر کے بہترین اور مانے ہوئے ڈاکٹروں۔ میڈیکل کالج کے لیکچراروں۔ معزز عہدہ داران سلطنت نے سرٹیفکٹوں اور باوجود امتیازانہ مدت کے استعمال ہونے پر بھی دن بدن ترقی کرتی ہوئی مانگ اور ۳۸۸ روپے روح حیات کی تین دن کی بکری سے کون ہے جو یہ نتیجہ نہ نکالے کہ روح حیات اس وقت انسان کی دوبارہ زندگی کے لئے لاثانی دوا نہیں ہے۔ بچپن کے زمانہ یا جوانی کی بے پرواہ حالت میں بوجہ بے اعتدالی [illegible] قاعدہ قدرت [illegible] جو لوگ مرض کمزوری اعصاب پیدا کر کے دنیا کی تمام لذتوں سے محروم ہو بیٹھے ہوں ان کے لئے روح حیات [illegible] اعصاب کی طاقت افزا غذا ہے یہ وہ مقوی روح ہے جو دو یوم میں ہی قوت رجولیت کو بڑھانا شروع کر دیتی ہے۔ چہرے میں رونق و آبداری حاصل ہوتی ہے۔ قوت باہ حالت طبعی پر آ جاتی ہے۔ دیگر امراض جو کثرت نواحشات اور طفولیت کی نازیبا حرکات سے لاحق ہو گئی ہوں ان کے دفعیہ کے لئے روح حیات اکسیر کا حکم رکھتا ہے نامردی۔ ضعف باہ۔ ضعف مثانہ۔ جریان۔ سرعت۔ رقت۔ ضعف اعصاب۔ ضعف معدہ۔ ضعف دماغ۔ ضعف جگر۔ ذیابیطس اور اختلاج قلب کے واسطے بمنزلہ تریاق ہے۔ جسمانی کمزوری۔ لاغری۔ بے رونقی اور زردی چہرہ کے لئے اگرچہ تمام مقوی دواؤں پر ترجیح رکھتی ہے تو بھی [illegible] حلق سے اترتے ہی اس کا اثر خاص ان اعصاب پر پڑتا ہے جن پر قوت باہ کا مدار ہے۔ بزدل کو جوانمرد۔ جوان کو توانا اور بوڑھے کو صاحب کار بنانا اسی روح کا کام ہے۔ اسکے استعمال سے علی العموم اولاد نرینہ پیدا ہوتی ہے۔ باوجود ان اوصاف کے روح کی قیمت فی شیشی دو روپے آٹھ آنہ (عہ/) ۔ روح حیات کے علاوہ [illegible] اور عجیب الاثر دوائی جو صرف بیرونی [illegible] مردہ اعصاب کو زندہ کر دیتی ہے وہ ہمارا روغن دافع سستی ہے۔ یہ روغن رگوں پٹھوں کی سستی۔ لاغری وغیرہ دور کر کے معزول طاقت بحال کرتا ہے۔ بالکل گئے گذرے مریضان نامردی کو پورا پورا مرد بناتا ہے۔ قیمت فی شیشی روغن دافع سستی چار روپے چار آنہ (للعہ/) ۔ یہ ہر دو دوائیں حکیم محمد شریف آئی ڈاکٹر کیمیاگر پروپرائٹر شفاخانہ عام لاہور سے طلب کریں +

(مطبع انوار احمدیہ قادیان میں چھپا)

پنجاب بھر کا سب سے بڑا و مشہور کارخانہ ہارمونیم باجے

مسلمنے خوشنما پائدار اعلی پالش شدہ واپسی کی شرط بشرطیکہ استعمال نہ کی جاوے قیمت نہایت ہی ارزان

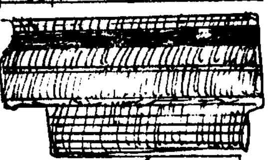
سنگل سردستی ہارمونیم باجہ ۳- اسٹاپ



میندیون کے لئے مفید

جو شائقین باجہ سیکھنا چاہین انکو ہی سیکھنا چاہیئے اس مین سرونکا ایک سٹ ہوتاہے قیمت درجہ اول ۱۹ روپے درجہ دوم ۱۵ روپے

ڈبل سردستی ہارمونیم باجہ ۴- اسٹاپ



آواز نہایت ہی سوملی و بلند

اس باجہ مین دو سٹ سرون کے لگے ہوئے ہین قیمت درجہ اول ۳۰ درجہ دوم ۲۹ روپے

ڈبل سر فولڈنگ ہارمونیم باجہ



خواہ کرسی پر بیٹھکر پاؤن سے بجائیں خواہ فرش پر بیٹھکر ہاتہہ سے قیمت درجہ اول ۳۹ روپے درجہ دوم ۳۵ نوٹ ہمراہ فرمایش ہر ایک ۱۰ روپیہ آنے چاہئیں نزدیک تین پوسٹ کی

ہارمونیم سیکھنے کی کتب

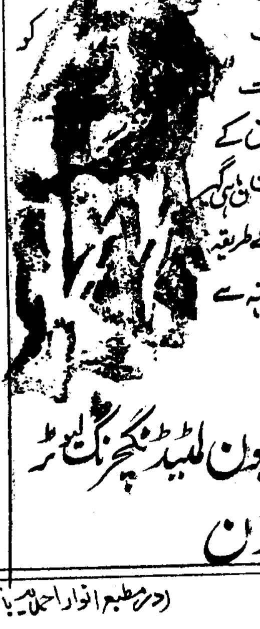
چراغ ہارمونیم	۱۲
رہبر ہارمونیم	۱۲
ہارمونیم استاد	۸
کلید ہارمونیم	۴
ہارمونیم درپن ہر دو حصہ	۸
ہارمونیم گائیڈ ہر چہار حصہ	فی حصہ ۱۰
ہارمونیم مرمت کرنیکی کتاب	۸
طبلہ سیکھنے کی کتاب	۲
ستار سیکھنے کی کتاب	۵

ملنے کا پتہ مسلم ٹریڈنگ کمپنی لاہور

تمام درخواستیں و ترسیل زر بنام مینجر ہارمونیم فیکٹری مسلم ٹریڈنگ کمپنی لاہور آنی چاہئیں۔

محب اطفال دوسرا نام اسکالٹس ایملشن

جو ہزاروں شفیق والدین نے اس خدمت کے صلہ مین دیاہے اس نے انکے بچوں کو تندرست کیا ہے اور ایسا خوش ذایقہ ہے کہ بچے مزے سے اس کو پیتے ہین وہ بیمار بچوں کو تندرست اور تندرست کو توانا بنا دیتا ہے۔ ذہنت کے لئے سب دوا فروشوں کے ہان موجود ہے اس نشان ہی کی ایمشن کو جو اسکاٹ کے طریقہ شناخت کا نشان ہے ہاتہہ سے چہوا نہین جاتا۔



اسکاٹ اینڈ بون لمٹیڈ مینوفیکچرنگ کیمسٹ

لنڈن

ترجمة القرآن

قرآن مجید کے مطالب اور معانی کو آسان طور پر سمجہانیکے لیئے یہ ترجمة القرآن کا سلسلہ جاری کیا گیاہے۔ اور یہ التزام کیاہے۔ کہ ہر مہینے کم ازکم ایک پارہ ضرور شایع ہو جاوے متن کے نیچے سلیس اردو ترجمہ دیا ہوا ہے۔ اور ترجمہ ایسا معنی خیز ہے کہ معمولی اردو خوان بہی اس سے فائدہ اٹھا سکتا ہے۔ حاشیہ مین تفسیری نوٹ ہین جس سے قرآن مجید کی عظمت اور دلائل نبوت کو پیش کرنا منصور کہا گیاہے حقایق و معارف قرآن کو ایسے طور پر بیان کرنیکی کوشش کی گئی ہے۔ کہ موجودہ زمانہ کے فلسفی اور سائنس دان بہی مزہ اٹھائیں ترجمہ اور نوٹ مین حضرت خلیفة المسیح کے درس قرآن مجید اور حضرت مسیح موعود کی تصانیف کو مدنظر رکہا گیا ہے۔ اسوقت تک پانچ چہہ پارے چہپ چکے ہین قیمت ہر یک ۲ آنہ

تفسیر سورہ بقر مکمل تین روپیہ چار آنہ (۳ روپے ۴ آنے)

سچائی کا جھنڈا

اشتہاروں کی گرم بازاری مضمونوں کی تیز طراری مریضوں کی آہ وزاری آجکل وہ سمان دکہلا رہی ہے کہ الامان! لیکن ہمارا کام باتوں سے نہین چلتا ہے ہم پہلے دوا مفت دیتے ہین اول آزماؤ پہر منگاؤ بہلا اس مین بہی کچہہ ہوگا ہے قوائے تناسل کے متعلق ان دنون عام طور پر ضعف کی شکایت ہے پس اس امراض کے لیئے یہ لاجواب معجون طیار کی ہے جس کے چندروزہ استعمال سے امراض متعلقہ قوائے تناسل انشاءاللہ فوراً رفع ہوتی ہے۔ اور ہر قسم کی شکایت کے لئے مفید ہو ہمارا یہ کام تہا کہ لکہہ ہین جواہرات سے طیار ہوئی ہے اول مفت منگائیے پہر اگر شفا ہو۔ تو طلب فرمائیے فی بکس ۱۲ آنہ

طلاء طلسمی پیرانہ سالی کے اثر اور جوانی کی غلط کاریوں کی وجہ سے یہ امراض لاحق ہوتے ہین اور بعض اوقات خودکشی کی نوبت پہنچتی ہے ہمارے اس طلا طلسمی سے فائدہ اٹھائیں اور معجون طلسمی کہائیں انشاءاللہ اسکو پائیں قیمت چہہ ماشہ ۱ روپیہ

سرمہ سلیمانی آنکہونکی کل بیماریونکو دفع کرنیوالا اور قوت بصارت بڑہانیوالا قیمت فی تولہ

سنون دندان دانتونکی کل بیماریونکو دفع کرنیوالا اور دانت مثل گوہر آبدار بنانا اسی سنون کا کام ہے قیمت فی بکس ۴ آنہ

المشتہر

حکیم سرفراز حسین مالک کارخانہ احمدیہ بلب گڑھ ضلع دہلی

(در مطبع انوار احمدیہ باہتمام شیخ یعقوب علی صاحب تراب احمدی مالک و ایڈیٹر مطبوع گردید)